نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلامحصول عمعہ — قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۳۴ - جلد ۸ - لودیانہ ۱۹ اگست ۱۸۸۰ء قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر عبد الرحمان خان کی فوج نے شہر کابل اور چھاونی شیرپور پر اپنا عمل دخل کر لیا ہی = روسی اخبار پھر لکھتے ہیں کہ افغانستان کا کچھ حصہ روس کو ضرور لینا چاہیئے = انگریزی فوجیں سرحد کیطرف دھڑا دھڑ جاری ہیں = قندھار کی خبریں کچھ پتہ نہیں دیتی کہ وہاں کیا ہو رہا ہی = خشکی نخود کے ۵ میل درے ایوبخان سوچ رہا ہی کہ اب کیا کرنا چاہیئے = جو فوج ہندوستان سے افغانستان میں گئی تھی اُسکو اب چھ چھ ماہ کی تنخواہ بطور انعام کے ملیگی = ہاشم خان اور موسیٰ خان کی والدہ تیرو کے سرداروں کو روپیہ وغیرہ دے رہی ہی کہ انگریزونکو تکلیف دو = آفریدی فرقہ کے لوگ بکثرت جمع ہوتے جاتے ہیں = معزول راجہ بڑودہ کی رانیوں نے ۲ کروڑ روپیہ کا دعویٰ اپنی جہیز کی بابت ریاست پر کھڑا کیا ہی = قاضیوں کی تقرری کا قانون سرکار نے منظور کر لیا ہی = یہہ خبر غور طلب ہی کہ روس ۲ لاکھ ۴۰ ہزار نئی فوج بھرتی کریگا = لنڈن کا تار خبر دیتا ہی کہ ایوبخان نے جو کچھ فساد کیا ہی وہ عبد الرحمان خان کی ترغیب سے کیا ہی = پشاور میں ایک افغان نے شاہی توپخانہ کے کپتان صاحب کو گولی سے مجروح کر ڈالا = لنڈن کی ہوس آف کامنز میں سر نارتھ کوٹ صاحب نے وزارے تین سوال کئے ہیں کہ ہمنے افغانستان میں کسواسطے جنگ کیا اور اس جنگ سے کیا نتیجہ نکلا اور لارڈ لٹن صاحب نے جنگی کارروائی کیوں کی = سلطان روم نے معاملہ سرحد یونان کے تصفیہ کے بارہ میں براہ راست سلاطین عظام سے خط و کتابت کرنا شروع کر دیا ہی = مراک شاہ کو جنرل والیس صاحب نے قوم سے گرفتار کر کے راولپنڈی میں بھیجدیا ہی = افغانستان کی شکست سے مشرق میں انگریزوں کی حکمت عملی پر عمدہ اثر نہیں پہونچا = قلات غلزئی کی محافظ فوج کے پاس تین ماہ کی خوراک موجود ہی = مدحت پاشاہ قسطنطنیہ میں آنیوالے ہیں = چار ہزار خچر ڈشو جہلم کی کسریٹ نے قندھار کی طرف روانہ کئے ہیں = انبالہ کی گورہ پلٹن سرحد کی طرف روانہ ہو گئی ہی = روم کے سرشتہ جنگی سے ۲۰ ہزار بندوقیں بغداد اور بصرہ کی طرف بھیجی گئی ہیں = الہ آباد میں ہیضہ شروع ہو گیا ہی = انڈین ہرلڈ کا خیال ہی کہ امیر عبد الرحمان خان پر ہرگز بھروسہ نہ رکھنا چاہیئے = سلطنت ٹرکی کے انقلاب کا وقت آ پہونچا ہی = جنرل سٹورٹ صاحب کا بریگیڈ شاید دو روز میں جلال آباد پہونچیگا = کابل سے ہماری فوجیں ۱۲ اگست کو چلی آئیں اور اب گندمک میں مقیم ہیں = انگریزوں کا ارادہ ہی کہ اگر افغانستان میں امن رہا تو بھی موسم سرما اسجگہہ گذارنا چاہیئے = چیف کورٹ پنجاب ۱۴ اگست سے ۱۵ اکتوبر تک بند رہیگا = ۶ ستمبر سے ۵ نومبر تک ہائی کورٹ الہ آباد بند رہیگی = کابل کا ہسپتال بند کر دیا گیا - مرضونکی خبرگیری نیز پور

نور افشاں

——۱۲ اگست کی تار خبر آمدہ تنجاک سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی کا لشکر ۱۱ تاریخ کو کابل سے صحیح و سلامت تنجاک میں پہونچا۔ اور لشکر کی روانگی سے کچھ عرصہ پیشتر امیر عبد الرحمان نے جنرل سٹوارٹ صاحب بہادر و مسٹر گریفن صاحب بہادر پولیٹیکل افسر افغانستان سے رخصتانہ ملاقات کی۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ میں اتوار کے روز جو نجومیوں نے مبارک دن تبلایا ہی کابل شہر میں داخل ہونگا۔ اور قاضی ادریس نے جو نجومیونکا اُستاد ہی یہہ تبلایا ہی کہ اتوار کے روز ۸ بجے صبح کے شہر میں داخل ہونا چاہئے اور یہہ تبلایا کہ اگر زمرد کی انگشتری تیار کیجاوے اور اُسکو پہنا جاوے تو شگون نیک ہی۔ جسوقت فوج انگریزی نے کابل چھاونی شیرپور کو خالی کیا تو اُسیوقت امیر کی فوج نے وہاں پر اپنا عمل دخل کر لیا۔ معلوم ہوا ہی کہ امیر کی فوج میں سے ۶۰۰۰ سپاہی پہونچانے کے لئے اِستقبالاً نکلے تھے +

اب دیکھا جاویگا کہ امیر عبد الرحمان خان کتنے عرصہ تک اپنی حکومت کو عمدہ طور سے قبضہ میں رکھ سکتے ہیں۔ نجومیوں کی حکمت خوب معلوم ہوتی ہی کیونکہ اُنھوں نے امیر کی سلطنت کی پختگی کے لئے عمدہ بند و بست کر لیا ہی۔ ہم صلاح دیتے ہیں کہ سلطان روم بھی اُن نجومیوں سے فال نیک حاصل کر کے چند انگشتریاں تیار کرا لیں اب پیک اسلام کی قسطنطنیہ میں کیا ضرورت رہیگی۔ لیکن معلوم ہوتا ہی کہ کابل میں نا حال کسیقدر اندھیر رہگیا ہی مگر خیر سکین عالم جو بکاو دوست وہاں موجود ہی تو کیا فکر ہی +

——آسام سے جو خبریں آتی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ قوم ناگا ابتک بر سر فساد ہی۔ تھوڑے دن ہوئے کہ مفسدوں کے ایک گروہ نے مشرقین کے چائی باغوں پر جو متصل گولہ گھاٹ کے واقع ہیں حملہ کیا اور چند آدمیوں کو قتل کر کے مفسد بھاگ گئے۔ آس پاس کے باغات میں گھبراہٹ پھیل رہی ہی +

——امریکہ میں ایک جماعت سوداگروں نے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ کا سرمایہ اس غرض سے جمع کیا ہی کہ اس سرمایہ سے کوئلہ و لوہا و دیگر دھات کی کانیں ابزاف سمندر و کریمیا کے شمالی اطراف میں نکالیں۔ اگر جماعت مذکور نے کامیابی حاصل کی تو روس کی ترقی کا باعث ہوگا +

فرنگستانی تجویز کر رہے ہیں کہ ملک افریقہ علاقہ سوہارا میں ریل تیار کیجاوے۔ ایک مہم ماتحت کرنیل پلاٹرز صاحب ریل کی سڑک کے لئے نشیب و فراز معاینہ کرنیکو گئی تھی چنانچہ اب وہ معاینہ اور پیمایش کر کے شہر مارسیلز میں واپس آگئی ہی۔ علاقہ مذکور میں سوائے قلت پانی کے اور کوئی مشکل تیاری ریل میں حایل نہیں ہی۔ مگر صاحب موصوف نے رپوٹ کی ہی کہ ہماری گرد آوری کے لوگوں نے تین روز سے زیادہ کسی جگہہ سفر نہیں کیا جو پانی نہ ملا ہو زمین اکثر جگہہ پتھریلے اور سانپ بچھو و دیگر جانوران درندگان سے پر ہی۔ اور اِس قسم کا درخت بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہی جسکی موٹائی ۱۱ فٹ مدور ہوتی ہی +

صاحب موصوف یقین کرتے ہیں کہ سوہارا میں ریل بآسانی تیار ہو سکتی ہی۔ اگر تیار ہو جاوے تو فرنگیوں کا اختیار وسط و شمالی افریقہ میں اسقدر ہو جاویگا جیسا کہ ہندوستان میں انگریزوں کا ہی +

——مسٹر بریڈلا صاحب جو جدید پارلیمنٹ کے ایک ممبر ہیں ملحد آدمی ہیں۔ کبھی کبھی ہر ایک دین بلکہ خاصکر عیسائی دین کے برخلاف تقریریں کرتے ہیں جنھیں وہ بہت باتیں کفر آمیز بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور اکثر اُنکا دعویٰ یہہ ہوتا ہی کہ میری تقریر کا جواب کوئی شخص نہیں دیسکتا ہی۔ ایک روز ایسا ہوا کہ جسوقت صاحب ممدوح تقریر کر رہے تھے تو دعویٰ مذکورہ کو پیش کیا۔ ایک اُنپڑھ مزدور نے جواب میں یہہ کہا کہ میرا دوست جیمس نامے اور میں عیسائی ہو گئے۔ مگر ایک دن اِن ملحدوں میں سے اُنکو تقریر کرنے لگے جسکو سنکر جیمس بھی ملحد بنگیا۔ اور جسوقت میں نماز کے لئے گیا تو مجکو طعنہ دینے لگا۔ لیکن ایک دن ایسا واقع ہوا کہ جب ہم کوئلہ کی کان میں کام کر رہے تھے تو ایک بھاری ڈلہ کوئلہ کا جیمس کے سر پر گر پڑا۔ جسکے صدمہ سے اُسکو یہہ خوف ہوا کہ میں مر اُسیوقت بہت چیخیں مار مار کر اور ملحدی کو چھوڑ کر خدا کے سامنے آہ و زاری کرنے لگا۔ یہہ تقریر سنکر مزدور مذکور بریڈلا صاحب کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ ای جان کوئلہ کے ٹکڑے کے موافق کوئی دوسرا آلہ ایسا نہیں ہی کہ جو ملحد کی ملحدی کو دور کرے۔ پس صاحب موصوف کو سوائے شرمندگی کے اور کچھہ نہ سوجھا +

اطلاع

ہم اپنے نامہ نگاروںکی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ براہ مہربانی جو مراسلہ بھیجا کریں وہ نستعلیق خط میں لکھا کریں +

تقیہ ۱۸ نیسان ۹ اپریل اتوار کے روز

مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا

معمولی وقت کے پہلے دسواں باب پچھلا ظہور مسیح کا رسولوں کو ہوا کوہ زیتون پر جب وہ اُنسے جُدا ہو کر آسمان پر چڑھ گیا (مرقس ۱۶-۱۹ لوقا ۲۴-۵۰ اعمال ۱-۴ سے ۱۲) لوقا اُسکا یوں بیان کرتا ہے تب وہ اُنہیں بیت عنیا تک لیگیا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی اور ایسا ہوا کہ جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا اُنسے جُدا ہوا اور آسمان پر اُٹھایا گیا اور اُنہوں نے اُسکو سجدہ کیا اور بڑی خوشی سے یروشلم کو پھرے۔ موافق ہر ایک پہلی پیدایش کے مسیح کے جی اُٹھنے والے بدن کی خاصیت اسوقت ہمارے سے پوشیدہ ہے اب ہم معلوم نہیں کر سکتے کہ مسیح کا مُردہ بدن کسطرح جلال والا بدن بنگیا نہ ہم اُس جلال والے بدن کی خاصیت سمجھتے ہیں اُسکو کسیقدر سمجھنے کے لئے چاہیے کہ ہم یاد کریں کسطرح خدا کی قدرت سے وزندار پانی ہلکا اور لطیف نہایت بنجاتا ہے یا کسطرح غیر شفاف چقماق کا پتھر شفاف شیشہ بنجاتا ہے یا کسطرح ریشم کا کیڑا جو زمین پر رینگتا ہے لطیف خوبصورت ہوائی تیتری بنکر اپنی کوٹھی سے نکلتا ہے اِسیطرح مسیح کا فانی اور دنیاوی بدن جو قبر میں رکھا گیا تھا غیر فانی اور آسمانی ہوکر قبر سے نکلا مسیح کے جلال والے بدن کی اصل وہی تھی جو کہ اُسکے دنیاوی بدن کی تھی وہی بدن تھا جو مصلوب ہوا اُسکے ہاتھوں اور پاؤں میں میخوں کا نشان تھا اور پسلی میں بھالیکا لیکن نیا روحانی اور لطیف ہو گیا تھا اِسواسطے اُسکی خاصیت ہی نئی اور روحانی ہوگئی تھی اُسکا بدن ہمیں اصولی زمین اور جسمانی بدن دکھلائی دیتا ہے لیکن اُسکی اصول جگہہ سے محدود نہیں وہ جہاں چاہے جاسکتا ہے اور جب چاہے ظاہر یا غایب ہو سکتا وہ ایسا ہو گیا تھا کہ اُسکی ظاہری شکل اور حرکت اُسکے مالک کی مرضی پر موقوف تھی اور یہہ ناممکن نہیں ہے کیونکہ وہ جسم بالکل روحانی ہو گیا تھا اور اُسکی روح کے اختیار میں تھا اور جدھر اور جسطرح اُسکی روح چاہتی تھی اُسکو لئے پھرتی تھی اُسکا جسم زندگی اور بقا سے بھر گیا تھا یہی مطلب معلوم دیتا ہے رسول کا پہلے خط قرنتیوں کے ۱۵ باب کے ۴۴ سے ۴۶ میں جب وہ مدفون بدن کو روحانی جسم نفس والا جسم کہتا ہے اور جی اُٹھے ہوئے کو مردوں میں سے جی اُٹھے ہوئے بدن میں ہمارا خداوند چالیس روز جبتک اِس دنیا میں رہا دنیا اور عاقبت کی حد پر کھڑا تھا اسواسطے دونوں کا نشان اُسپر نظر آیا جب شاگردوں نے اُسکو چھونے کا قصد کیا تو وہ پیچھے ہٹا اور ایک مرتبہ یوں ہوا کہ وہ بند کئے ہوئے دروازہ کے اندر سے نکلگیا اُسکا بدن روحانی اور لطیف تھا اسواسطے ہاتھ کے اندر نہ آیا اور اِسی سبب دروازہ اُسکو روک نسکا دنیاوی ہستی کا نشان یوں ظاہر ہوا کہ اُسنے شاگردوں کے ساتھ بھُنی ہوئی مچھلی اور شہد کا چھتہ کھایا (لوقا ۲۴-۴۳ اعمال ۱۰-۴۱) یہہ خوراک اُسکے جسم کی پرورش کے لئے ضروری نہیں تھی یہہ اُسنے کھایا جیسا اُن فرشتوں نے کھایا جو ابرہیم پر ظاہر ہوئے تھے (پیدایش ۱۸-۸) خداوند نے اُسکو ہضم نہیں کیا جسطرح ہم کھانیکو ہضم کرتے ہیں مگر اُسی قدرت کے ساتھ جس سے اُسنے اپنی جسمانی بدن کو روحانی بنایا تھا اِس کھانے پر ایسی تاثیر کی کہ وہ روحانی بدن کے ساتھ ملگیا ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جسمانی معدہ میں کوئی ایسا مانع نہیں ہے کہ جس سے وہ الٰہی قدرت سے روحانی نہ بن سکے روحانی بننے کا مانع صرف گناہ اور اُسکی پلیدی ہے اور جس جسم میں یہہ مانع موجود نہ ہوا اُسکا روحانی بنجانا ناممکن نہیں ہم سب یقین کرتے ہیں کہ ہمارا دنیاوی بدن قیامت کے دن روحانی بنجائیگا یعنے ہمارا یقین یہہ ہے کہ اِس دنیاوی بدن میں روحانیت کا امکان اور بیج موجود ہے تب ہم کیوں تعجب کریں کہ مسیح کا بیگناہ بدن ایسی جلدی روحانی اور لطیف بدن کیونکر بنگیا اُسکی نکمی پاکیزگی اُسکے روحانی ہونیکا امکان ظاہر کر رہی ہے بعد چالیس دن کے جیسا کہ بیان ہوا مسیح اُس بدن کے ساتھ جس سے وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تھا آسمان پر چلا گیا اور وہاں جلال والی حالت میں داخل ہوا وہ حالت کیسی ہے اُسکا بیان کرنا ناممکن ہے لیکن رسولوں نے ایمانداروں کی قیامت کے جسم کا بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ جسم خداوند کے جلالی جسم کی مانند بنیگا (فلپی ۳-۲۱) اِسواسطے اغلب ہے کہ جو کچھ ایمانداروں کے قیامتی جسم کی نسبت بیان ہوا وہ مسیح کے جلالی جسم کی نسبت بھی درست ہوگا ایمانداروں کے جسم کی تبدیلی کا بیان یوں ہوا ہے مردوں کی قیامت ایسی ہے وہ فنا میں بویا جاتا ہے اور بقا میں اُٹھتا ہے کمزوری میں بویا جاتا ہے زور آوری میں اُٹھتا ہے نفس والا جسم بویا جاتا ہے اور روحانی جسم اُٹھتا ہے (پہلا قرنتیوں کا ۱۵-۴۲ سے ۴۴) اگرچہ وہ بدن روحانی ہے تو بھی وہ بدن ہے اور بدن کی ساری ضروری صفتیں رکھتا ہے وہ لمبا چوڑا اور اُونچا ہے اور جگہہ کو روکتا ہے۔ باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۲

اخبار مہر درخشاں کے جواب پر نظر ثانی۔

اخبار مہر درخشاں دہلی مطبوعہ ۲۱ جون ۱۸۸۱ء میں امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصرالدین محمد ابو المنصور نے کمترین کے مسلسل مضامین بعنوان قرآن کی عدم ضرورت کے نمبر ۲ مطبوعہ دہم جون سنہ رواں پر بطور جواب کے کچھ لکھا ہے۔ افسوس ہے کہ یہہ پرچہ جلد ہمارے مطالعہ میں نہ آیا لیکن ۲۱ جولائی کو جناب پادری وہیری صاحب مہتمم نورافشاں کی معرفت ہاتھ آیا اسلئے اب مولوی صاحب کے جواب پر واجبی نظر ثانی نذر ناظرین ہے +

قولہ۔ صفحہ ۱۹۰ میں پادری صاحب فرماتے ہیں کہ خدا سے محبت رکھنا کہیں قرآن میں نہیں آیا اسوجہ سے قرآن کے قاصر ہونے میں کلام نہیں ناظرین اُس صفحہ کو پھر دیکھیں اور معلوم کریں کہ ہمنے کیا لکھا ہے یعنے اگر یہہ تعلیم قرآن میں کہیں موضوع ہے یا ایسی تاکید اور تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہے جیسی بائبل میں موجود ہے تو اس امر سے مطلع کیا جاوے ورنہ قرآن کے قاصر ہونے میں کلام ہی نہیں۔ مولویصاحب نے تاکید اور تفصیل تو نہ دکھائی مگر اُس آیت کا حوالہ دیا ہے جو ہمنے صفحہ ۱۸۹ میں کلام قرآنی کے شروع ہی میں لکھا ہے۔ اور نیز سورہ عمران رکوع ۴ کا حوالہ دیا ہے یعنے اگر تم محبت رکھتے اللہ کی تو میری راہ چلو۔ واضح ہو کہ ان آیات سے ہمارا مدعا ضایع نہیں ہوتا بائبل کے مقابل میں یہہ آیات عدم ضرورت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پھر اگر اسقدر بیان پر زور ہے تو بھی بائبل کے حضور قاصر ہی ہیں۔ بائبل میں یہہ مقدم تعلیم ہے مگر قرآن میں بائیہ تقدیم پر نہیں ہے۔ ایک چلاواں ذکر ہے +

قولہ۔ صفحہ ۱۹۱ میں بھی پادریصاحب فرماتے ہیں کہ باہمی محبت کا ذکر قرآن میں نادر ہے یہاں بھی پادری صاحب دھوکھا کھا گئے۔ قرآن کے سورہ شوری رکوع ۳ میں باہمی محبت کا بھی حکم ہے یعنے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ یہہ آیت جسکا مولویصاحب حوالہ دیتے ہیں یہہ معنے رکھتی ہے یعنے تو کہہ میں مانگتا نہیں تمسے اسپر کچھ بدلہ مگر دوستی چاہیے ناتے میں۔ سیل صاحب میرے ناتے میں ترجمہ کرتے ہیں۔ اَرے صاحب کہاں ناتے سے دوستی اور کہاں پڑوسی سے دوستی اور دشمنوں سے محبت اور لعنت کنندوں کے لئے برکت اور کینہ ورت نیک سلوک اور ستمگر کے لئے دعا خیر۔ جب تک یہہ باتیں نہوں باہمی محبت ہر ایک سے (نہ کہ فقط ناتے سے) محال ہے۔ بائبل باہمی محبت میں ناتے کی قید نہیں لگاتی کُل کے ساتھ یکساں فرض ٹھہراتی ہے۔ اسلئے ہمیں افسوس ہے کہ مولویصاحب کا یہہ چیدہ حوالہ باہمی محبت میں داخل ہونے کے لایق نہیں۔ پھر جب سورہ بقر کے رکوع ۲۴ آیت ۱۹۴ کا خیال آتا ہے اور جسکا حوالہ ہم انتقام لینے کے بارے میں دے چکے ہیں یعنے جسنے تمپر زیادتی کی تم اُسپر زیادتی کرو جیسی اُسنے زیادتی کی تمپر تو قرآن میں باہمی محبت کو ندارد کہنے میں تامل نہیں ہے۔ بس صاحب دھوکھا کمترین نے کھایا یا قرآن والے نے جسے ایک موقع کی کہی ہوئی دوسرے موقع پر یاد ہی نہیں رہتی۔ آپکی ان باتوں سے بھی قرآن کی عدم ضرورت ظاہر ہے +

مگر آگے چلکر ضرورت کا کچھ دم بھرا ہے اور ایک بڑا گمرہ پولا سا دعوی کیا ہے۔ چنانچہ بندہ کی اس تحریر پر کہ اے ناظرین بائبل ان احکام اور شریعتوں سے معمور ہے تو کیا محمدی ہمسے بائبل رکھوا کر اُسکے عوض یہہ قرآن پکڑاتے ہیں اگر دونوں کا پورا پورا مقابلہ کیا جاوے تو منصف مزاج قرآن کی تلاوت کا خیال تک نہ کرینگے۔ مولوی صاحب رقمطراز ہیں کہ اگر نصاری میں ذرہ فہم ہوتا تو جانتے کہ قرآن میں علاوہ اُن سب تعلیمات کے جو بائبل میں ہیں بہت سی اخلاقی تعلیم ایسی ہیں کہ جو نہ توریت میں ہیں اور نہ انجیل میں مثلاً خیرات اور ایثار وغیرہ جو سب نیکیوں کی جڑ ہے قرآن میں اس کثرت کے ساتھ ان باتوں کا ذکر ہے کہ فقط توریت و انجیل وغیرہ بلکہ روئے زمین کی کتابوں میں اُسکا عشر عشیر بھی نہ پایا جائیگا +

نصاری میں ذرہ یا پورا فہم تو ناظرین کے سامنے ظاہر ہی ہے۔ مگر آپ قرآن کی سُنئے خیرات اور ایثار کی مثال دیتے ہو۔ معذور ہو اسلئے کہ قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۲ مندرجہ نورافشاں مطبوعہ یکم جولائی آپکے مطالعہ سے نگذرا تھا۔ ہمیں اُمید ہے کہ اب اپنے لکھنے پر پشیمان ہوگے۔ کیونکہ اُس نمبر میں از روے خیرات بھی قرآن کی عدم ضرورت خوب عیاں ہوئی۔ انہیں باتوں کے سبب ہم اہل اسلام پر نگاہ رحم اور افسوس سے دیکھا کرتے ہیں۔ اور آغاز مقابلہ کا بھی یہی موجب ہے۔ اور ایثار کی نسبت جب کبھی کسیقدر بھی ثبوت کے ساتھ تحریر فرماؤگے تو قابل سماعت ہوگا۔ یہہ باعث عدم شہادت کے آپکا دعوی خلیج کیا جاتا ہے +

قولہ۔ اب اسکا جواب سنو جو کہتے ہو کہ منصف مزاج قرآن کی تلاوت کا خیال تک

نکریں - الخ - اگر قرآن میں نیک تعلیمات بائبل سے کم بھی ہوتی تب بھی جبکہ قرآن میں تحریف و تبدیل کا کسی کو گمان تک نہیں (رسالہ تحریف قرآن طبع دوم مصنفہ ماسٹر رامچندر صاحب دیکھنا چاہئے) پس ایسی کتاب کو چھوڑ کر اُن کتابوں کی تلاوت کرنا جنمیں تحریف و تبدیل کا بقول علمائے اہل کتاب بھی امکان تک نہیں ہے کوئی منصف مزاج تجویز نہ کریگا + تعجب ہے کہ وہ کتابیں محرف ہو کر پھر بھی تعلیمات میں قرآن سے بدرجہا اولیٰ ہوں - احوال میں قرآن کی کیا حیثیت ٹھہری کہ ایسی کتابوں کے مقابل میں بھی عدم ضرورت سے موصوف ہے - اسی سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ نیک تعلیمات میں تحریف و تبدیل نہیں ہوئی - اور تحریف کا دعویٰ تو علماء عیسایہ خصوصاً ڈاکٹر فنڈر صاحب نے مردود ثابت کر دیا ہے لیکن اگر اُسے قایم کرنے کی آپکے پاس کوئی نئی طرز ہو تو کاہیکو اور کسوقت کے لئے چھپا رکھی ہے ابھی شاید زندگی کے کچھ دن باقی ہیں اِن میں اُسکی نسبت ہی تسلی کر لو اور تلاوت قرآن کا خیال بہر صورت متروک کرو - اور بائبل کو جو نیک تعلیم اور طریق الحیات سے ظاہر ہا ہر دل سے تسلیم کرو - اور یہہ بھی خیال ہے کہ قرآن کی عدم ضرورت سے کسی طرح رہائی نہیں ہے - چنانچہ آپکے جوابوں سے بھی یہی مترشح ہے + ج - ایل ٹھاکر داس

منقولات

معاملہ افغانستان اور روسی اخبارات

لنڈن کی تار برقیوں سے دریافت ہوا کہ روسی اخبار نے بمصرشل سابق کے بیان کرنا شروع کیا کہ روسیوں کو لازم ہے کہ افغانستان کے معاملہ میں شریک ہوں - یہہ خبر ہمارے واسطے غور کے لایق ہے جسنے ہمیشہ اپنے اخبار میں تحریر کیا اور ثابت کیا ہے کہ افغانستان کی گفتگو پر غور کرنا اسیوجہ سے لازم آیا ہے کہ روسیوں نے کارروائی کرنی شروع کی ہے اگر وہ کارروائی نکرتے تو اسقدر ضروری امور پیش نہ آتے - ہمکو روسیونکی پیشقدمی وسط ایشیا پر دو وجوہ سے خیال رکھنا ہے اول تو شاید روسی ہندوستان ہی کا ارادہ کرتے ہیں گو ہم خاموشی سے روسیونکی اُمید ونکو پورا ہوتے دیکھیں اور یہہ کہ فتح کرنا اس ملک کو ایک امر غیر ممکن ہے مگر دوسرا خوف جو روسیوں کے بڑھنے کا ہے وہ یہہ ہے کہ گردونواح سے روسیونکا اثر افغانستان میں پڑیگا یہہ خوف افغانستان کے خوف سے بڑھکر ہے اگر روس تمام حکمت عملی سے امیر پر اثر ڈال سکتا ہے تو وہ وہ کارروائی کریگا کہ اس سے بڑھکر اُسکو اور کسی امر کی حاجت نہوگی اور فوراً ہی نتیجہ اُسکے اثر کا ظاہر ہو جائیگا اور شمالی اور مغربی سرحد پر فتور پڑیگا اور ناراضی سرحد سے خاص وسط ہندوستان تک پہونچیگی پس اسی بات کا ہمکو خوف ہے اور ہمکو چاہئے کہ ہم اُسپر لحاظ رکھیں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے اور جہانتک ہو سکے اس بات کو دور کریں کہ روسیوں کو ایسا موقع نہ ملے اور اسیوجہ سے روس کو موقع نہ دیں کہ وہ فیصلہ افغانستان میں شریک ہو اور گفتگو کر سکے اسیوجہ سے وہ شرایط جدید امیر سے کرنی لازم ہونگی جنکا ذکر لارڈ ہارٹنگٹن نے کیا ہے یعنے کسی غیر ملک کا سفیر افغانستان میں نہ آنے پاوے اور اگر کسی ایسی سفارت سے امیر ملاقات کریں تو ہماری اجازت کے بعد کریں غرضیکہ جیسے پہلے صدہا مرتبہ تحریر کیا ہے اور بارہا کہہ دیا ہے کہ کسی غیر سلطنت کو افغانستان میں دوستی کا برتاؤ نہ کرنے دینگے جیسا کہ ہم کرتے ہیں اور جس بات کو ہم قایم رکھیں گے کہ آیا افغانستان آزاد رہ سکتا ہے یا ایک حصہ ہندوستان کا ہو سکتا ہے گو اس امر میں ہمارا کتنا ہی صرف ہو - جو حکمت عملی افغانستان کی ہو وہ ایسی ہونی چاہئے جسکی ہدایت ہماری گورنمنٹ کر سکے + از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

قندھار - ۹ اگست - ایوبخان کی نسبت خبر ہے کہ اُنکا ارادہ ہے کہ کوکران میں کل یا پرسوں تک داخل ہوں جس زمانہ سے کہ شہر پر قبضہ کیا گیا ہے کوئی خبر چمن یا قلات غلزئی سے نہیں آئی +

حفاظت کی تیاریاں قابل اطمینان ہو رہی ہیں اور جو مکانات شہر پناہ کے باہر ہیں وہ منہدم کئے جاتے ہیں باستثنائے چند مکانات کے - تمام پٹھان یا تو خود چلے گئے یا شہر سے نکال باہر کئے گئے ہیں جو مجروح افسر ہیں اُنکو آرام ہوتا جاتا ہے - نشانات ۶۶ پلٹن اور بمبئی گرنیڈیر پلٹن کے جاتے رہے - معتبر ذریعوں سے دریافت نہیں ہوا کہ کسقدر سرکاری آدمی کام آئے ہیں لیکن جو تخمینہ پہلے بیان کیا گیا ہے وہ کچھ بہت غلط نہیں ہے ایک ہزار ایک سو آدمی منجملہ دو ہزار آٹھ سو آدمیوں کے مارے گئے یا گم ہو گئے ہیں +

جو خبر کابل سے آئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ سردار عزیز خان جنرل رابرٹس کی فوج کی ہمراہی کیواسطے مقرر ہوئے ہیں امیر بار برداری کے جانور اور رسد بھیج رہے ہیں امیر قلعہ مراد بیگ کو ٹہر گئے ہیں جو چھ میل کابل سے ہے اور کابل

میں وہ ہفتہ آئیندہ میں بعد روانگی سرکاری فوج کے آدینگے اور فوراً ہی ڈاک کی آمد و رفت پشاور تک قایم کرینگے۔ خاص خاص سواران قوم غلزئی کو اُنہوں نے اپنے کیمپ میں رکھ چھوڑا ہی تا وقتیکہ فوج گندمک تک نہ پہونچ جائے +

شملہ ۹۔ اگست۔ پشین سے یہہ خبر آئی ہی کہ ۵۔ اگست تک قندھار میں سب طرح خیریت تھی ایوبخان کوکران میں پہونچ گیا تھا لیکن وہ قلات غلزئی یا پشین کی جانب نہیں بڑھا تھا اور نہ شہر پر حملہ کیا تھا۔ کابل میں ہر طرح خیریت ہی +

شملہ ۱۱۔ اگست۔ قندھار کی خبریں بیان کرتی ہیں کہ قلعہ کے اندر کے لوگوں کے پاس پانی اور خوراک اور گولہ بارود وغیرہ کثرت سے ہی قیام گاہیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں شہر کے باہر کے مکانات غارت کئے جارہے ہیں۔ توپیں چڑھائی جارہی ہیں اور ہر ایک قسم کی تیاریاں حملہ کے روکنے کے لئے ہورہی ہیں۔ سپاہ کی حالت اچھی ہی ایک یا دو چھوٹی چھوٹی لڑائیاں گانووالوں سے کامیابی کے ساتھ ہوئیں ہراتی اور کابلی فوج میں کہتے ہیں کہ جھگڑا اُس لوٹ کے اسباب کی بابت ہوا ہی جو اُنہوں نے جنرل برورز کی شکست کے بعد حاصل کیا تھا اور خبر ہی کہ ایوبخان اُس جھگڑے کے روکنے میں زخمی ہوگیا ہی۔ خوجک کی خبریں قابل اطمینان ہیں۔ ہیلوگراف درمیان قلعہ عبداللہ و مقام درہ خوجک کے لگایا گیا ہی +

کابل ۱۰۔ اگست۔ امیر نے دیہا خوجک کیطرف جو شیرپور سے دو یا تین میل ہی آج کوچ کیا ہی اُسکے ساتھ بہت سے سردار اور امراؤ با قاعدہ فوج ہی لیکن اُسنے گھر دنکو جانے کے لئے اُنہیں رخصت کردیا ہی۔ جرگوں میں خبر ہی کہ سردار عبدالرحمٰن کل شیرپور میں جنرل اسٹورٹ سے ملنے کیواسطے آئیگا اور چیف پولیٹیکل افسر بعد ملاقات کرنے کے اُس فوج کے ساتھ تنگاک کیطرف جاویگا جس فوج کا پہلا کوچ کابل سے ہی اور جو روانہ ہوگئی ہی۔ نشکی عالم امیر کے کیمپ میں پہونچ گیا ہی +

تنگاک ۱۱۔ اگست۔ کل رات کو امیر صاحب مقام گوگپ پر جو کابل سے ۸ میل ہی رونق افروز ہوئے اور آج صبح کے ساتھ بجے شیرپور کیطرف روانہ ہوئے۔ اِس جگہہ تینوں ڈیرے خیمے لگے ہوئے تھے۔ جنرل سٹورٹ صاحب چیف پولیٹیکل افسر اور بہت سی جنگی فوج نے اُنکا استقبال کیا۔ ملاقات بہت تشفی بخش تھی۔ پندرہ منٹ تک ملاقات رہی +

وہ آج شیرپور میں رونق افروز ہونگے۔ فوج بڑے امن سے واپس ہوئی کوئی شخص مزاحم نہوا۔ مضافات کابل میں ہر طرح سے امن ہی اور گزرگاہ خیبر میں کسیطرحکا اندیشہ نہیں۔ نشکی عالم اور تمام سرداران غلزئی امیر صاحب کے خیمہ میں مقیم ہیں۔ یہہ بھی خبر ہی کہ ایوبخان ہراتیوں و کابلیوں کے فساد رفع کرنے میں خود زخمی ہوا۔ افواج مقیمہ تھل چوٹیالی۔ اور ہرنائی بلا کسی مزاحمت کے چپڑ کے شمال میں جا پہونچی۔ راستہ میں کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی اور کچھ توپیں بمحافظت ایک ایکدستہ فوج ۲۔۱۱ رجمنٹ مقام خوجک کیطرف روانہ کی گئی ہیں +

شملہ ۱۲۔ اگست۔ کوئٹہ میں خبر آئی ہی کہ ہماری قلات غلزئی کی فوج ۹۔ اگست تک امن و امان میں تھی +

کراچی ۱۱۔ اگست۔ جو خبر قلت آب قندھار کی مشہور تھی وہ بات بالکل بے بنیاد ہی۔ سبی میں آجکل بڑا شور و غوغا ہورہا ہی۔ درہ ماری میں سے تعمیر ریلوے بالکل بند کردی گئی ہی۔ قوم مری پہاڑیوں پر سے اور کرہیٹ سے قلیوں کو قتل کرگئے۔ سندھ کے رسالہ کا ایک دستہ فوج رسالہ سندھ اور ایک بازو دیسی رجمنٹ کا متواتر لڑتے لڑتے تھک گیا۔ تاربرقی کے ملازم متعلقہ مقام لونتھر ملپ۔ ہنبا۔ مقتول ہوئے اور کارکرل ڈنگلا صاحب اور انسپکٹر پونڈ صاحب محکمہ باربرداری اور مسٹر انگلو صاحب مقتول ہوئے اب مقام سبی پہ پانچہزار قلی ہیں اور کمانیر افسر بھی وہاں نکے چوکنے اور خبردار ہیں مقام ناری پر جو سبی سے ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہی ایک حملہ کا خدشہ ہی۔ سبی میں اسقدر گرمی ہی کہ خدا کی پناہ +

لنڈن ۱۱۔ اگست۔ جنرل بروز صاحب کے بریگیڈ گرشک کے حاکم مقرر ہونے اور اُسکی پچھلی جنگ کی کارروائی کی بابت ہوس آف کامنز میں کل رات بحث ہوئی سکرٹری جنگ نے اقرار کیا کہ اِس بات کی پیچھے تحقیقات ہوگی پہلے ملامت کرنا اچھا نہیں ہی +

قسطنطنیہ ۱۰۔ اگست۔ مسٹر گاڈسٹین صاحب نے عابدین پاشا سکرٹری صیغہ بیرونجات سے یہہ اظہار کیا کہ برلین کی کانفرنس نے جو فیصلہ دربارہ حد یونان دیا ہی اُسمیں سلاطین یورپ تغیر و تبدل نہ کرینگے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۱۔ اگست۔ جنرل کافمین ۷ ماہ حال کو بغرض ملاحظہ اُس کاشغر کی حد کے جو اُس سے محکوم ہی اور برائے معاینہ فوج مقیمہ آنگا روانہ ہونگے +

کابل ۱۱۔ اگست۔ پولیٹیکل اسٹاف کیجانب سے بطور تعظیم اُس فوج کے جو زیر کمان جنرل سر فریڈرک رابرٹس صاحب بہادر ۷۔ اگست۔ کو قندھار کو روانہ ہونیوالی تھی بڑی دھوم دھام سے کھانا دیا گیا جس موقع پر بڑے بڑے جنرل صاحبان شامل



جنرل سر ڈونلڈ اسٹوارٹ صاحب بہادر و جنرل بیکرو کرنیل صاحبان و دیگر افسران جنگی موجود تھے بعد فراغت طعام ٹوسٹ صحت حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہ نوش کیا گیا اُسوقت جناب مسٹر گریفن صاحب بہادر چیف پولیٹیکل افسر نے سر و قد استادہ ہو کر ایک عمدہ سپیچ کہی جسکا خلاصہ ذیل میں درج ہے +

اے صاحبان ۔ کابل ایک ایسی جگہہ ہے جہاں باتیں تھوڑی اور کام بہت ہیں بس اِمشب صرف ایک ہی ٹوسٹ کی گنجایش ہے اسلئے میری مختصر عرض (اُمید ہیں) مشمول ہوگی کابل میں کھانا بھی مختصر ہی دیا جا سکتا ہے اور جو نان نمک وغیرہ کافی موجود ہے وہ نہایت خوشی سے پیش کیا گیا ہے لیکن میں یہہ کہتا ہوں کہ میرے ہونٹ کبھی کوئی لذیذ شی نہ چکھیں اگر سوائے خیال فتح اور ظفر کے میرے دل میں اور کوئی خیال بسبب اُس بہادر فوج کے گذرے جو بہ زیر کمان جنرل سر فریڈرک رابرٹس قندھار کو تیار ہے (آفرین اور مرحبا کی آواز جلسہ میں بلند ہوئی) میں جانتا ہوں کہ جنرل صاحب کی راہ میں صد ہا طرح کی تکالیف مُنہہ کھولے بیٹھی ہیں لیکن اسوقت تو قیصری جھنڈے کی ناموری پر خیال ہے اور تمام یورپ اور ہند کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ جنرل رابرٹس کیا کر دکھاتے ہیں لیکن جب جنرل صاحب موصوف جیسے بہادر اور عقیل کے ماتحت ایسے ایسے چیدہ چیدہ افسر ہوں اور ایسی دلیر سپاہ ہو تو پھر اور کیا کہیں سوائے اُسکے کہ فتح کامل اور ظفر بلند ہاتھ باندھے کھڑی ہیں +

گورنمنٹ نے کابل کی نسبت جو پالیسی مقرر کی ہے وہ بہت عمدہ ہے اور گو نئے امیر صاحب کی طاقت ایسی عظیم نہیں جیسی اُنکی دلی نیک نیتی ہے تو بھی اُمید ہے کہ امیر صاحب موصوف تمام کوشش اور سعی سے اپنی فوج اور ملکی انتظام کو درست رکھینگے ۔ صاحبان مجھے معاف فرمائیگا اگر قبل از بیٹھنے کے میں ایک اور امر آپ سے عرض کروں جو شاید بیرونی حالات سے تعلق رکھے وہ یہہ ہے کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ پولیٹیکل اور جنگی افسران میں اتفاق کم رہتا ہے لیکن میں صدق دل سے عرض کرتا ہوں کہ جسقدر اتحاد اور یکدلی مابین جناب جنرل صاحبان یعنے جنرل سر ڈونلڈ اسٹوارٹ اور جنرل سر رابرٹس فریڈرک صاحب اور میرے رہا ہے اُسکی نسبت میں یہہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ میں ہر دو جنرل صاحبان کا کہاں تک شکریہ ادا کروں بس میں درخواست کرتا ہوں کہ جمیع حاضرین جلسہ یہہ ٹوسٹ جنرل سر فریڈرک رابرٹس اور اُسکی فوج ظفر موج کی صحت و سلامتی کے نام سے نوش فرما دیں (چنانچہ نہایت خوشی اور جوش کے ساتھ ٹوسٹ نوش کیا گیا)

اسکے بعد جنرل سر فریڈرک رابرٹس صاحب نے ایستادہ ہو کر نہایت فصیح سپیچ دی اور مسٹر لوئیس کوگنری صاحب بہادر کے حالات اور اُس غمگین سرگذشت کیطرف نہایت نازک خیالی سے اشارہ کر کے اور اپنے افسران ماتحت کی تعریف کر کے کہا کہ میں کیا کر سکتا ہوں جو کچھ ہوا ہے اور جو کچھ ہوگا یہہ اُن لایق اور بہادر افسران کی جانفشانی اور سپاہ کی یکدلی کارروائی کا نتیجہ تھا اور ہوگا ۔ اور گو مسٹر گریفن صاحب نے ایک ہی ٹوسٹ کی اجازت دی ہے اور میں اجازت چاہتا ہوں کہ ایک اور ٹوسٹ نوش کیا جاوے بھلا اگر ایسے لایق پولیٹیکل افسر اور اُنکے ماتحت ایسے نازک موقع پر نہوتے تو کیا ہو سکتا تھا پس میں درخواست کرتا ہوں کہ مسٹر گریفن اور کل پولیٹیکل اسٹاف کی صحت و سلامتی کا ٹوسٹ لیا جاوے (چنانچہ نہایت فرحت اور جوش سے ٹوسٹ نوش ہو کر جلسہ برخاست ہوا +

لنڈن ۔ ۱۴ اگست ۔ ڈیلی نیوز میں ایک تار خبر آمدہ سینٹ پیٹرزبرگ شایع ہوئی ہے جسمیں لکھا ہے کہ یہہ پختہ بات ہے کہ ایوبخان جو کچھ کارروائی کر رہا ہے وہ امیر عبدالرحمان خان کی اعانت سے کر رہا ہے +

سیہ بابا ۔ براہ پزوان ۔ ۱۴ اگست ۔ سپاہ انگریزی آج یہاں پہونچگئی اور گرز دریا میں خیمے نصب کئے گئے خوقندی حاجیوں اور ہندو بیوپاریوں نے جو کابل سے آئے بیان کیا کہ ولی محمد جان اور طاہر خان اور اُنکے ساتھیوں کے سبب تعداد بڑھگئی ہے ۔ امیر صاحب بمعہ اپنے ہمراہیوں جو تقریباً کئی ہزار ہیں شیرپور میں داخل ہوگئے اس موقع پر شاہانہ جلوس کا سامان تھا اور ہر طرح کے باجے ہمراہ تھے گورنر کابل کی طرف سے عام ضیافتوں کے جلسے دیئے گئے ۔ امیر صاحب نے قلعہ اسمائے کا ملاحظہ فرمایا اور خوشنود ہوئے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ سوائے یورپین سپاہ کے اور کوئی داخل نہ پاوے ۔ امیر صاحب اُس مکان میں فروکش ہوئے جہاں جنرل رابرٹس صاحب تھے +

قندھار ۔ شکست قندھار کی تصدیق شدہ خبروں سے معلوم ہوا کہ اسجنگ میں ہمارے ۱۲ سو آدمی علاوہ بیس تیس افسروں کے مارے گئے ۔ گیارہ سو بندوقیں دو توپیں چھنگئیں اور بریگیڈ کا تمام بارود ذخیرہ اور اسباب وغیرہ دشمن کے ہاتھ آیا ۔ ہماری شکست کا باعث نہ فقط ہماری غفلت تھی بلکہ دشمن کی فن جنگ میں چالاکی اور ثابت قدمی بھی ۔ جنگ ۹ بجے صبح سے شروع ہوئی ۔ اور ایسے زور و شور سے ہوتی رہی کہ کچھ نہ پوچھو + غنیم کی زبردست اور زیادہ فوج نے بڑی توپوں کی بوچھاڑوں سے ہماری فوج کو گھبرا دیا یہانتک کہ اُس میں کھلبلی مچگئی ۔ ایک فوج دوسری سے جدا ہوگئی اور چاروں

طرف سے دشمنوں سے گھر گئی۔ جنگ میں سپاہیں سپاہی کو اکثر لگتی ہے لیکن بازی کہاں تھا؟ بطرح سے جواب پاکر ہماری فوج نے بھی پھر آخری ہلا کیا اور دشمن کے ہزاروں کو مار دیا۔ مگر دشمن بہت تھے لہذا فوج انگریزی بچی بچائی۔ ناچار بھاگ نکلی۔ لڑائی سب بے ختم ہوئی ہر ایک کرنیل نعین ہر کہ غنیم کی فوج میں ہندوستانی سپاہی بہادر رہی

لودیانہ

یہ ہفتہ سوکھا ہی گذر گیا ایک روز بھی تقاطر نہ ہوا۔ چار روز سے دھوپ کی سختی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے +

ہفتہ گذشتہ میں جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے نام ضروری تار آیا تھا کہ خچر ڈھو نور آخرید لو۔ ہفتہ حال میں حکم آگیا ہے کہ اب کچھ ضرورت نہیں ہے چنانچہ خریداری کا بازار پھر سرد ہو گیا ہے +

اس ہفتہ میں معمولی ریلوں کے علاوہ ضروری ریلیں بھی ہندوستان کی طرف سے آتی رہیں جو گورہ پلٹنوں سے پُر ہوتیں اور پشاور کی طرف جاتی تھیں +

غزل من تصنیف مسٹر جیمس عمر یل متخلص گُل از رڑکی

فضل حق سے وہی ہو جائیگا ساماں اپنا۔
ہم سفیر و نکمر رحال پریشاں اپنا

رونق افزاء چمن جب گُلِ رعنا ہو گا۔
لہلہادے گا سر نو یہ گلستاں اپنا

نخل امید ہرا ہو گا ہمارا جس دم۔
پُر ثمر شیریں سے ہو جائیگا داماں اپنا

سیر گلشن کی ہوس دل میں نہیں ہے مجنوں۔
رکھے آباد خداوند نیستاں اپنا

خیر گی اہل بصارت کو کرے ہر مضمون۔
مطلع گوہر ہے ہر شعر درخشاں اپنا

درد و غم دور ہوئے دستو دم میں سارے۔
جب سے عیسیٰ نے کیا آنکے درماں اپنا

خوف گُل کچھ نہیں دنیا میں کسیکا مجکو۔
جبکہ ہر آن مسیحا ہو نگہباں اپنا

اشتہار

از پیشگاہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ

سائیندس بر بجب سرداد ... بسوکہ ... بنام انی ... وعلیا و نبار ماہرپا ... ڈگریدار
بنام ... حسن ... رحمت ... جٹ ... مدیونان

اجلاس امام الدین ۱۱ ر ۳ ر

بقدر سند رجہ بالامیں بباعث عدم ادائے زرڈگری کے بحصہ ۱۶ بیگہ زمین ملکیت مدیونان بقدر نصف حصہ واقع موضع اودھوال پرگنہ بہلولپور قرق ہوکر یہ اشتہار بمیعادی ۳۰ یوم جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو نیلام اراضی مذکور میں کچھ عذر ہو اندر میعاد اشتہار حاضر ہوکر عذر اپنا پیش کرے ورنہ بعد انقضائے میعاد اشتہار کے حسب ضابطہ نیلام اور بولی عام بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۸۸۰ء کو بمقام کچہری صدر بمجمع عام میں کیا جاویگا مرقوم ۱۲ اگست ۱۸۸۰ء

آئینۂ قرآن

موسومہ بہ

فہرست قرآن

ہمارے پاس آئینۂ قرآن کی خریداری کی درخواستیں ہماری خواہش کے موافق نہیں پہونچی ہیں اس لئے تا حال اُسکا چھپنا شروع نہیں ہوا ہے۔ اگر ناظرین اخبار و دیگر صاحبان اُس کی خریداری کی درخواستیں ۱۲۰ اور بھیجدیں تو ہم بہت جلد آئینۂ قرآن کو چھاپدیں ہمارے معاونان صاحبان کو چاہئے کہ درخواستیں روانہ کرائیں جن جن صاحبوں کی درخواستیں ہمارے پاس پہونچ چکی ہیں اُنکے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں بعد انطباع کے ارسال خدمت ہو گی +

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سینکونیا جو جاری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس حچھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی. ای. وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ